ادارہ تحقیقات اسلامی پوری امت کے، جس میں اس کا ہر ہر فرقہ شامل ہے، روحانی، دینیاتی، علمی، اجتماعی، فقہی، تاریخی اور اخلاقی ورثے کے کسی حصے کا انکار نہیں کرتا البتہ اس پر اس کا اصرار ہے کہ اس ورثے کی آج کے تاریخی تنقیدی معیاروں پر جانچ پڑتال ہو۔ اور اس سے وہ سب کچھ استنباط کیا جائے، جس سے امت کے دلوں کو ایمان و یقین اور دماغوں کو جلا ملے۔ اور ہم میں حرکت و اقدام کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوں۔

ہر قوم کی اصل قوت اس کا وہ معنوی وجود ہوتا ہے، جسے تاریخ صدیوں کے ارتقا کے دوران ترتیب دیتی ہے، ادارہ تحقیقات اسلامیہ امت اسلامیہ کے اس معنوی وجود کو نئی زندگی دینا چاہتا ہے تاکہ وہ آج کے زمانے کے حقائق کو سمجھ سکے اور انہیں پرکھے۔ ان میں سے جو اس کے مزاج کے مطابق ہوں، ان کو اپنائے اور باقیوں کو رد کر دے۔

زندگی میں موجود حقائق سے کسی نہ کسی حد تک توافق و تطابق کرنا ہی پڑتا ہے لیکن ایک توافق و تطابق ہوتا ہے منفیانہ۔ اور دوسرے کا طریقہ مثبت ہوتا ہے۔ اگر امت اسلامیہ کا معنوی وجود بحال ہو جائے۔ تو وہ مغرب کی سائنس، ٹیکنالوجی، ثقافت عمومی اور علمی و ادبی و اجتماعی زندگی سے جو استفادہ کرے گی، یا اسے اپنائے گی تو مثبت طریقے سے اپنائے گی جیسے کہ تاریخ اسلام کی شروع کی صدیوں میں مسلمانوں نے یونانی علوم، ایرانی ادب و حکمت اور ہندی افکار سے استفادہ کیا تھا، اور ایک حد تک انہیں اپنایا تھا۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی یہ کوشش ہے کہ وہ امت کے تاریخی ورثے کی باقیات صالحات کو نئے سے اہل علم و فکر کے سامنے پیش کرے تاکہ امت کو دوبارہ اپنا معنوی وجود ملے جس کی بدولت وہ اس قابل ہو سکے کہ آج جس زبردست سیلاب کا اسے سامنا کرنا پڑ رہا ہے نہ صرف یہ کہ اس میں اس کے پاؤں نہ اکھڑیں، وہ تہ آب ہو جائے، بلکہ وہ مردانہ وار اس سیلاب میں آگے بڑھے۔ اور ساحل مراد تک پہنچے۔

یہ تجدد ہے یا قدامت، ادارہ تحقیقات اسلامی کے سامنے یہ مقصد ہے اور جہاں تک اس سے بن پڑتا ہے، وہ اسے خیال سے عمل میں لانے کے لیے کوشاں ہے۔